© rasailojaraid.com

تبصرے

باقیاتِ بجنوری از ڈاکٹر عبدالرحمٰن بجنوری مرحوم تقطیع خورد ضخامت ۲۴۲ صفحات۔ کاغذ عمدہ قیمت مجلد ۱۲؍
پتہ: مکتبۂ جامعہ دہلی، لاہور، لکھنؤ۔

ڈاکٹر عبدالرحمٰن بجنوری مرحوم جن کا نام اُردو کے علمی و ادبی حلقوں میں اُن کی مشہور تصنیف "محاسنِ کلامِ غالب" کی وجہ سے اب تک عزت و احترام کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ زیرِ تبصرہ کتاب انہی کے تین مضامین، چند خطوط اور کچھ نظموں کا مجموعہ ہے۔ مضامین میں پہلا مضمون ڈاکٹر ٹیگور کی کتاب گیتان جلی پر ہے جس پر ڈاکٹر ٹیگور کو نوبل پرائز دیا گیا تھا۔ دوسرا مضمون "وضع اصطلاحاتِ علمیہ" کے عنوان سے ہے۔ اس میں مرحوم نے اُردو زبان کی اہمیت، اُس کی ادبی، قومی و ملّی اور علمی حیثیت، اور پھر اُس میں علوم مشرقی و مغربی سے تراجم کی ضرورت پر فاضلہ بحث کی ہے۔ تیسرے مضمون میں اُنھوں نے سیر لکھنؤ کے سلسلہ میں چند شاہانِ و امرائے اودھ کی تصاویر پر ادبی پیرایہ میں اپنے تاثرات کا اظہار کیا ہے۔ ان تین مضامین کے بعد "داشتہ آید بکار" کے عنوان سے مرحوم کا ایک طویل خط ہے جو اُنھوں نے جرمنی سے اپنے برادرِ عزیز کے نام اُس وقت لکھا ہے جبکہ وہ علیگڈھ تعلیم کی غرض سے جا رہے ہیں۔ اس خط میں مرحوم نے تعلیم، طرزِ تعلیم، انتخابِ مضامین، علی گڈھ کی سوشل زندگی اور مذہب کی پابندی وغیرہ ایسے امور کے متعلق چھوٹے بھائی کو نہایت قیمتی مشورے دیے ہیں۔ یہ اور اس کے علاوہ مرحوم کے دوسرے خطوط پڑھ کر رشید احمد صاحب صدیقی کے اس قول کی پوری تصدیق ہو جاتی ہے کہ "وہ مغربی طور طریقوں کے ساتھ ساتھ مشرقی رکھ رکھاؤ کے بھی بڑے حامل تھے" خطوط کے بعد مرحوم کی چند نظمیں ہیں جو تخیل اور انداز بیان کے لحاظ سے انگریزی شاعری سے بڑی حد تک متاثر ہیں اور اُن میں ایک خاص طرح کی جدت و نُدرت پائی جاتی ہے۔

© rasailojaraid.com